بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یوم اقبال کی تقریب سے ذکر اقبال یک گونہ فکر و نظر کی روایت سی بن گئی ہے اقبال کو اسلام، مسلمان اور پاکستان سے جو خصوصی نسبت ہے اس کا تقاضا ہے کہ انہیں خصوصی طور سے خراج تحسین پیش کیا جائے۔ اور اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ ان کے فکر یا پیغام کے ان پہلوؤں اور خطوط کو نمایاں کیا جائے جن کا تعلق اسلام سے ہے۔ عصر حاضر میں اقبال نے اپنے انداز سے دین اسلام اور ملت اسلامیہ کی جو خدمت کی ہے اس کا اعتراف نہ کرنا حق ناشناسی ہے۔ اقبال کا یہ حق ہے اور مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ جذبہ امتنان و تشکر کے ساتھ اقبال کی خدمات کا دل سے اعتراف کریں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو دنیائے اسلام کے مسلمانوں نے اقبال کی خدمات کے اعتراف میں بخل سے کام نہیں لیا۔ اقبال کی قدر و منزلت میں وقت کے ساتھ اضافہ ہوا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ اقبال کو یہ اوجِ قبول اس لئے حاصل ہوا ہے کہ انہوں نے اخلاص اور درد مندی کے ساتھ دین اور ملت کی خدمت کی ہے تو غلط نہ ہوگا۔

اقبال کی حیثیت اس دور میں بلا شبہ شاعر اسلام کی ہے۔ حضرت حسان ابن ثابت ؓ کو شاعر اسلام ہونے کا شرف اس لئے حاصل ہوا کہ انہوں نے عہد نبوت میں کفار ومشرکین کے حملوں سے رسولؐ پاک، اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کیا۔ اس دفاع میں انہوں نے شمشیر و سنان کی بجائے فکر و لسان سے کام لیا۔ چودھویں صدی ہجری میں اغیار کے حملوں سے باطل نظریات کی یلغار سے اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی کامیاب کوشش اقبال نے اپنے فکر و کلام کی مدد سے کی ہے۔ یہ سعادت اقبال کا مقدر تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس اعزاز سے نوازا۔

فکر و نظر میں اقبال پر جو مضامین یا مقالات شائع ہوتے ہیں ان میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ اقبال کے حوالہ سے حتی الوسع وہی باتیں پیش کی جاتی ہیں جو صحیح اسلامی تعلیمات یا مسلم تہذیب و ثقافت کی صحت مند روایات سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ اقبال کا مطالعہ یا ان کی خدمات کا اعتراف کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اقبال ایک انسان ہیں، اقبال ایک شاعر ہیں اقبال ایک فلسفی ہیں، اور ان سب کی اپنی اپنی حدیں ہیں۔ اقبال نے اسلام یا مسلمانوں کی جو خدمت کی ہے اس کا ایک خاص دائرہ ہے جو اپنی وسعت کے باوجود محدود ہے۔ خدمات کے اعتراف میں اس کا لحاظ ضروری ہے۔ مطالعہ اقبال میں جس بات کا لحاظ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اقبال معصوم عن الخطا نہیں یہ مقام اس دور میں صرف نبی آخرالزمان کا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے امور دین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی بھی شخصیت کا قول و فعل قطعی سند اور حرف آخر نہیں ہے۔ کسی بات کے رد و قبول میں ہمارے لئے فیصلہ کن معیار کتاب و سنت ہے۔ اقبال کی زندگی کے مختلف ادوار ہیں۔ ان کا فکر ارتقاء کے مختلف مدارج سے گذرا ہے۔ بہت سے نشیب و فراز سے گذرنے کے

بعد اقبال کو اقبال بننا نصیب ہوا ہے۔ مطالعہ اقبال میں اس کا لحاظ بھی ضروری ہے۔
یہ ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت نے خود کو منوا لیا ہے کہ اقبال کا فکر اور اقبال کا پیغام بحیثیت مجموعی اسلام کی خالص تعلیم سے مستنیر ہے۔ باطل افکار و نظریات کے خلاف ان کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔ جو لوگ اسلامی علوم و افکار سے اصل مآخذ و مصادر کے ذریعے آگاہ ہیں اور اقبال کو بھی امعان نظر کے ساتھ پڑھ چکے ہیں وہ گواہی دیں گے کہ اقبال کو فراست المومن سے بہرہ وافر ملا تھا جس سے اسلامی علوم و افکار کو سمجھنے اور سمجھانے میں مدد ملتی ہے۔

(مدیر)